رجسٹرڈ نمبر — وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب — اے ۶۵۰

بے شیفتہ ہے جس کو نہیں الفت وطن کی	اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی
لگر بار فدا جس پہ وہ عزت ہے وطن کی	ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے

کاکوری اخبار

ایڈیٹر - ڈاکٹر سید احمد علوی ستم کاکوروی — چندہ بھارت کیلئے ۶ پاکستان کیلئے ۷

جلد ۲ — کاکوری شنبہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۷

شعلۂ فطرت سے خطاب

از جناب غلام مرتضے صاحب کیفؔ کاکوروی

اے شعلۂ فطرت خوب جلا، ہاں خوب جلا اور راکھ بنا
دنیا کی قومیں ایندھن تیرا، تہذیب کے مرکز گلخن تیرا
یہ صفحۂ ہستی دامن تیرا، یہ خانۂ گیتی مسکن تیرا
امڈے ہوئے بربادی کے بادل، یہ خوں کی گھٹا ساون تیرا
ہر سمت یہ لالہ زار آتش، گلدستہ ترا گلشن تیرا
اے شعلۂ فطرت خوب جلا، ہاں خوب جلا اور راکھ بنا

یہ ٹینک یہ توپیں یہ طیارے، یہ بم یہ سرنگیں، غبارے
تیرے ہی ارادے ہیں یہ سب، تیرے ہی اشارے ہیں سارے
تو شوق سے اپنا کھیل بنا، مٹتے ہیں یہ مٹنے دے سارے
انسان کھلونے ہیں تیرے، جنگ اور سیاست کے مارے
اے شعلۂ فطرت خوب جلا، ہاں خوب جلا اور راکھ بنا

نیک اور بد کی پرواہ نہ کر، مظلوم کو دیکھ کے آہ نہ کر
مت چھوڑ جہاں میں کچھ باقی، تو رحم سے رسم و راہ نہ کر
ہاں خوب بھڑک ہاں خوب بھڑک لے سارے جہاں کو اپنے اندر
ہر چیز کو کر دے انگارہ، تو فرق سپید و سیاہ نہ کر
اے شعلۂ فطرت خوب جلا، ہاں خوب جلا اور راکھ بنا

انساں جسے قدرت نے مسجود ملائک گردانا
انساں "انا الحق" کہہ کر جس نے رتبہ اپنا پہچانا
پرزہ وہ مشین کا ہو جائے، بندہ وہ تمدن کا بن جائے
ایسے میں بہت ہی بہتر ہے، نوع انساں کا مٹ جانا
اے شعلۂ فطرت خوب جلا، ہاں خوب جلا اور راکھ بنا

قوموں سے بہت دن لطف لیا، افراد کے دل روشن کر دے
اے برق محبت سوز چل اس وادی کو گلشن کر دے
ہر دل کو اک مہ پارہ کر، ہر عرش رواں سیارہ کر
ہر قطرہ کو طوفاں کر دے، ہر ذرے کو ایمن کر دے
اے شعلۂ فطرت خوب جلا، ہاں خوب جلا

غزلیات

از جناب انعام احمد صاحب تپشؔ کاکوروی

نہیں آسماں پہ جبیں تو کیا یہ جبیں ہی زیب زمیں سہی
مرا کام ہے تری بندگی وہ یہاں سہی وہ کہیں سہی
مری عرض پہ تری خامشی ہے عجب ستم اسے ختم کر
ترے منہ سے کچھ تو جواب ہو وہ جواب چاہے نہیں سہی
نہ ٹھہر سکے ترے سامنے کوئی نور ہو کوئی حسن ہو
وہ ضیائے ماہ حسیں سہی وہ ضیائے مہر مبیں سہی
نہیں زندگی مری دائمی نہ ہو طول پھر رہ زیست کو
نہیں موت سے جو مفر مجھے تو ابھی سہی تو یہیں سہی
مجھے غم نہیں ہے حجاب کا مجھے فکر کیا ہو نقاب کی
مری عاشقی تو ہے پردہ در مرا یار پردہ نشیں سہی
یہ زمانہ کس لیے جل گیا اسے بات کیوں یہ لگی بری
جہاں نقش پائے حبیب ہے وہیں ایک نقش جبیں سہی
ہے ملال کیوں یہ تجھے ناصحا یہ ہے میرے دل کا معاملہ
مجھے شکل اس کی پسند ہے وہ حسیں نہیں تو نہیں سہی
تری چشم مست تو ہے ادھر اسے اور چاہیے کیا بھلا
نہیں میکشی قدح خوار کو جو نشا ملے تو نہیں سہی

از جناب محمد زکی احمد صاحب ذکیؔ کاکوروی

نئے ناز سے وہ ستانے پہ خوش ہیں
تپش دل کی میرے بڑھانے پہ خوش ہیں
وہ محشر میں محشر اٹھانے پہ خوش ہیں
کہ خوابیدہ فتنہ جگانے پہ خوش ہیں
جوانی کے آنسو بہانے پہ خوش ہیں
ہیں بے تکلف رلانے پہ خوش ہیں
جوانوں کی یہ سادہ لوحی تو دیکھو
[illegible] خوش ہیں
[illegible] خوش ہیں

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پندرہ روزہ
کاکوری اخبار
کاکوری یکم ستمبر ۱۹۵۰ء

خبروں کی زیادتی کی بنا پر اداریہ روک دینا پڑا ناظرین معاف فرمائیں
ایڈیٹر

اپیل

ہماری تحریک پر ''عباسیان کاکوری'' مؤلفہ محمد حسن مرحوم کی کتاب کے ضمیمہ کی ترتیب و تدوین میں قاضی اشتہد علی عباسی نے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی اشاعت کا عزم مصمم کر لیا ہے لہٰذا ہم عباسیان کاکوری سے اپیل کرتے ہیں کہ حالات فراہم کرنے میں ہمارے معاون بنیں اور اپنے مشورہ و معلومات سے مستفیض فرما دیں۔ تاکہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔

اس سلسلہ میں اشتہد علی عباسی سے مکاتبت و مراسلت کی جائے۔

اپیل کنندہ
شفیق احمد عباسی

چوری

شاہینہ زرقہ عباسی

دلی خلوص و پیار کے ساتھ اپنے چھوٹے شریر بھیا کے نام جس نے نت نئی شرارت کر کے مجھے لکھنے پر مجبور کیا۔

آج کا دن بڑا ہی شاندار تھا کیونکہ آج میری باجی کی سالگرہ تھی سب ہی بہت خوش تھے اور میری خوشی کا کیا کہنا میں دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگا خدا کرے پھر باجی کی جلدی سے سالگرہ ہو کیونکہ خوب ساری مٹھائی ملے۔ دیکھئے نا آج بہت ساری مٹھائی آگئی گویا ایک دکان سی سج گئی ہے۔ شیرہ میں ڈوبے ہوئے گلاب جامن منہ میں گھل جانے والے لڈو۔ ایک طرف قلاقند۔ خستہ خستہ بالوشاہی۔ غرضکہ ہر قسم کی مٹھائی رکھی ہوئی تھی نظروں ہی نظروں میں کھانے کی دعوت دے رہی تھی...... اور میری رال بس ٹپکتے ٹپکتے رہ گئی تھی بھیا کہیں جاؤں اچانک امی آگئیں ''ہائیں ہائیں ابھی خبردار جو کھایا تو خبر ہو گی تب لینا'' ارے یہ بھیا بیچارے آکر بیٹھ گیا'' امی تو جا چکیں میں منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

خدا خدا کر کے خیر کے وقت آیا تو ہوگئی مٹھائی کھانے کی اجازت مل گئی اور میں خوش ہو ہو کر کھانے لگا خصوصاً گلاب جامن مٹھائی سب جگہ تقسیم ہوتی رہی آخرکار تھوڑی سی بچ گئی۔ میں کھڑے بیٹھے کہ اب کوئی دکھائی دے کہ کھانے کے وقت نکلے گی اور اس کو ہم سب سے چھپا کر سب سے اونچی جگہ رکھ دی گئی جہاں میرے ہاتھ کیا نظریں بھی نہ جا سکتی تھیں...... پھر میں سوچنے لگا کہ کسی طرح اس کو اتارا جائے اچانک ایک ترکیب ذہن میں آگئی ''ہاں ہاں اب ٹھیک ہے لیکن ننھی کو ملانا پڑے گا تھوڑا سا اس کو بھی دینا پڑے گا ہیں نہیں وہ ملا'' جب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے امی بھی کسی ضرورت سے کہیں چلی گئیں بس موقع مل گیا۔ امی کی میز پر کرسی اور پینٹ پی کے بھی پھرتی تھی ننھی کر کے اٹھایا لیکن اس پر جو چڑھا بھی تو ہاتھ نہ پہنچا۔ اب کیا ہو پھر بھی اس پر ایک کرسی۔ ننھی اس کو پکڑنے کے لیے کھڑی رہے آیا۔ بھئی ننھی اس کو نیچے [illegible] چوری چوری [illegible] کرتے۔

چوری ہی ترکیب ہاتھوں میں مٹھائی بھر کر میں کسی نہ کسی طرح نیچے اتر پڑا اور میں نے اور ننھی نے خوب خوش خوش ہو کر کھایا'' دیکھو ننھی کتنی اچھی ترکیب کی نا لیکن کسی کو بتانا نہیں ''ننھی بھی بولی ہاں بھیا بڑی اچھی ترکیب ہے اب ہم تم ہمیشہ ہی ایسے کھایا کریں گے کیوں نا'' اس کے بعد ہم دونوں سب کچھ بھول کر کھیل میں لگ گئے۔

رات میں امی آگئیں کھانے کا وقت آیا اور وہ دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگا یا خدا مٹھائی کا خیال کسی کو نہ آئے لیکن ارے بھی یہ بھلا ہمارے دو بچے بچوں کی کب سنتا ہے۔ امی مٹھائی لینے چلی گئیں اور وہاں سے بڑے غصہ میں بڑبڑاتی ہوئی آئیں اس میں سے مٹھائی کس نے نکالی ہے یہ کس کی بدتمیزی ہے سب دم بخود کہ یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے امی میری طرف گھورتی ہوئی بولیں'' تمہاری ہی حرکت ہو گی اور کوئی نہیں'' میں نے نہایت معصومیت سے کہا'' امی میرا تو ہاتھ بھی وہاں نہیں جا سکتا میں کیسے لوں گا کسی اور نے لیا ہو گا''

امی بھی سوچنے لگیں ٹھیک تو ہے لیکن پھر آخر کون ہو سکتا ہے امی نے اعلان کر دیا جب تک کوئی سچ سچ نہ بتائے گا اس وقت تک مٹھائی نہ ملے گی اور جو سچ بولے گا اس کو سب سے زیادہ ملے گی''

خدا ننھی کا بھلا کرے جس نے لالچ میں آکر سب کہہ ڈالا۔

''امی بھیا نے کھایا ہے بابا کی میز پر کرسی رکھ کر چڑھ گئے تھے'' اور میں جل بھن گیا۔ بھولی ننھی کی کب میں نے لیا تھا میں تو کچھ نے گیا تھا''

''اچھا اچھا اب زیادہ نہ بنو ہم سے تو تم نے کرسی پکڑ دی تھی پھر تھوڑی سی مٹھائی ہم کو بھی دی تھی پھر جھوٹ بولتے ہو۔''

اب لائیے امی مٹھائی۔ مجھ کو سب سے زیادہ دیجئے میں سچ بول دوں''

یہ سن کر امی غصہ سے آگ بگولہ ہو گئیں۔

لیکن اس وقت بھی غصہ سے ان کا لال لال چہرہ کتنا اچھا لگ رہا تھا اور میں بجائے کسی اور طرف دیکھنے کے ان کے چہرے کو دیکھنے لگا۔ جیسے میں کچھ نہ ہوا ہو ایک زوردار [illegible] جاتا پڑا۔ ساتھ ہی [illegible]

[illegible] چوری سیکھی جا رہی ہے۔

یہ ہے کہ آج تو مٹھائی نہیں ملے گی ساتھ ہی ایک ہفتہ تک چاہے کتنی ہی مٹھائی کیوں نہ آئے تم کو نہیں ملے گی۔ اور پھر ایک دم غصہ سے بولیں'' خبردار جو آج سے ایسی حرکت کی تو ہم سے برا کوئی نہ ہو گا''

میں روتا ہوا بغیر کچھ کھائے بستر پر لیٹ گیا۔ پہلے تو ننھی پر غصہ آیا۔ کا بچی کہیں کی اب آج سے بولوں گا بھی نہیں۔ اس کو بندوق اپنی سائیکل کچھ بھی نہ دوں گا۔ پھر مجھے خیال آیا میں نے بھی تو غلطی کی تھی چوری تو بہت برے لوگ کرتے ہیں میں لوگ کھانے کو نہیں ملتا جو پڑھتے نہیں ہیں جس سے اللہ میاں خفا ہو جاتے ہیں وہی تو بری باتیں کرتے ہیں۔

اور پھر میں نے دل ہی میں وعدہ کیا اب میں کبھی بھی جھوٹ نہ بولوں گا کبھی چرا کر نہ کھاؤں گا ورنہ اللہ میاں خفا ہو جائیں گے پھر کیا ہو گا ہم کو کھانے کو نہ دیں گے آج ہی ایک ہفتہ کے لیے مٹھائی بند ہو گئی اور دل ہی دل میں اللہ کو خوش کرنے کی دعا مانگتے مانگتے سو گیا۔

کانٹے ہی کانٹے

ادب زندگی کی تفسیر بھی ہے اور تنقید بھی

(اختر سلطانہ)

عزیز دوست عرفی!

میرے دل میں تمہاری محبت کا جو دریا لہریں مار رہا ہے اس کی ایک موج ہی کے برابر اسلام نہیں ملے۔ تمہارا خط آج ہی میرے لیے مسرت و شادمانی کا طوفان دامن میں سمیٹے ہوئے آیا۔ لیکن آخری دو سطروں نے تخیلوں کا روپ دھار لیا۔ ''تمہیں وطن، ہم وطنوں، عزیزوں اور دوستوں کی یاد نہیں ستاتی؟ اتنے سال گذر گئے۔ اب تو ''بھی جاؤ'' وغیرہ وغیرہ

پیارے عرفی! آج تم نے میری روح کو تڑپا دیا میرے تلک کو بند کر دیا۔ میرے دل میں ہم وطنوں اور عزیزوں کے ''[illegible]'' کی یاد [illegible] دیو [illegible] [illegible] ہوں کے [illegible] وقت نظر آتے ہیں [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہوں لیکن کیا ہے بلکہ ہوں بہت [illegible] ہوئے [illegible] قریب [illegible] سال ہو گئے مجھے یہاں [illegible] ہوئے [illegible]

[illegible] ایڈیٹر نے تنویر پریس [illegible] میں چھپوا کر دفتر کاکوری سے شائع کیا

رکھے ہوئے ہیں ایک عمر کے بعد بھی "وطن" ایسے وابستگان دام کہنے ہیں ہم وطن اور عزیزوں سے جن کی یاد ہزاروں تلخیوں بھری رنجشیں اور عزتوں کے باوجود بھی تڑپایا کرتی ہے، دیکھئے اور بتائیے کو دل نہیں جاتا۔ یہ کیوں تم کیوں یاد نہیں آئی۔

میرے دوست! وطن والوں اور عزیزوں کے ظالمانہ سلوک تمام عمر میرے دل میں زخم بن کر رہے ہیں گے نشتر بن کر کھٹکا کریں گے ان کی یاد میرے ذہنی اور قلبی تاثرات کو مارتی ہے، صبر و سکون کو برچھی بن کر گھائل کر دیتی ہے۔ کیونکہ میری زندگی کے ہر پہلو پر ان کے حسن سلوک کی چھاپ پڑی ہے تاہم لہٰذا کس طرح عمر بھر کے لئے فراموش کرنے کی کوشش کے باوجود بھی خارج از ذہن ہو سکتی ہے؟

پیارے عزمی! تقاضائے فطرت سے عدم اعتراف ممکن نہیں۔ مجھے یہاں بعض اوقات شدت سے احساس ہو جایا کرتا ہے اپنی اجنبیت کا لیکن جس حاس کے ساتھ غالب کا عاشقانہ اور وہ شعر میرے دل و دماغ میں ٹکرانے لگتا ہے سہ

کرنے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت غالب
تم کو بے مہرئ یاران وطن یاد نہیں

پہلا مصرع "احساس غربت" کا منہ چڑاتا ہے اور دوسرا مصرع تم کو بے مہرئ یاران وطن یاد نہیں۔ یاران وطن کی بے مہریاں، مخاطر ان والوں کی بے التفاتیاں، عزیزوں کی ستم آرائیاں اور دوست نما دشمنوں کی کج ادائیاں، وطن اور سرزمین وطن کی ستم ظریفیاں ایک ایک کر کے پردۂ دل و دماغ پر سینما کی متحرک تصویروں کی طرح اجاگر کر دیتا ہے۔ خوشبو کی طرح مندمل ہوتے ہوئے زخم پھر سے ابھرتے ہیں، اور ایک نئی تڑپ سوزش اور جلن ہر سے تک اپنا کام کرتی رہتی ہے۔

میرے عزمی! تم ہی خیال کرو وہ کون سا ایسا ظلم و ستم امکان میں باقی رہ گیا ہے جو مجھ پر کیا گیا ہو۔ واقعی حرص دولت کی بھڑکتی ہوئی آگ ضمیر کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے، دوسروں کا ذکر کیا حقیقی بھائی نے آنکھیں پھیر لیں، دولت و ثروت نے ساتھ چھوڑا، وہ حریص لوگوں کے پہلوؤں کی زینت بن کر انہیں پر جانے لگی۔ شراب کی سی تاثیر ہوتی ہے، اس کی ہر جام پر جام چڑھاتے رہو اور بھڑکتی ہے، نشہ بڑھتا ہی رہتا ہے اور انسان تمام عمر اس کو حاصل کرنے کے بعد بھی کچھ نہیں کر پاتا۔

مرہون منت ہیں یہ خیال مجھ سے بھی نہیں کہ آگ بھڑک کر ایک دن بھڑک کر ختم ہو گی۔ اور زندگی کا شعلہ بھی ہے تو ہو جائے گا مگر ہم

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ جو لوگ برادران یوسف بن کر میری رگ جان پر خنجر چلا رہے تھے وہ "حق پسند" دوسرے عزیزوں کی نظروں میں بے رحم قاتل ہوتے ہوئے بھی قابل احترام تھے۔ کیوں؟ ان کا خنجر زر نگار تھا اس کی دھار کسی کے لئے پیام قضا تھی تو اس سے کیا، ان کو تو اس میں ہیرے کی سی چمک دمک نظر آتی تھی وہ مظلوم کو گھائل ہوتے ہوئے دیکھ کر قاتل کی اداؤں میں "ناز معشوقانہ" تلاش کر لیتے تھے۔

خیر یہ تو میری زندگی کا المیہ باب تھا بقول غالب سہ

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کیلئے

اگر زمانے اور حالات نے ساعدت کی تو انشاء اللہ ایک ضخیم ناول کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔

لوگ اعتراض کریں اس کی مجھے پرواہ نہیں۔

لیکن اب شاید صاف صاف اعتراض کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کیوں؟ اب میرے حالات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ زندگی اپنی تمام حسن سامانیوں اور رنگینیوں کے ساتھ میری ناز برداری میں مصروف ہے۔ یعنی اب میں ایک متمول شخص ہوں، جس کا ہر ناجائز فعل بھی خراج تحسین وصول کر لیتا ہے۔ برناڈشا نے اس کی کیا اچھی ترجمانی کی ہے "افلاس سوسائٹی کا سب سے بڑا جرم ہے، جو کسی صورت میں قابل معافی نہیں۔ اگر تم ہنرمند ہو تو افلاس کی بدولت تمہارا ہنر کوڑیوں کے مول بکے گا۔ اگر تم میں علم ہے اور تم غریب ہو، تو امیر جاہل کے سامنے تمہیں زبان ہلانے کا حق نہ ہو گا"۔

ہاں، میرے عزیز عزمی ایک تمہاری اور اپنے گھر کی یاد ہے جو دل سے بھلائی نہیں جاتی۔ تمہارے عظیم احسانات، پیار بھری دوستی میرے لئے تسکین ۔۔۔ آہ زمانے کی یہ نیرنگیاں کیسے ۔۔۔ میں جلوہ گر ہو کر ۔۔۔ زندگی ۔۔۔

جل رہتی ہیں۔ یقین مانو وطن کی سرزمین سے مجھے صرف اپنے مکان کی چار دیواری ہی تک بے پناہ محبت ہے، اور عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ جتنا بھی پیار و خلوص ممکن ہے وہ تمہارے خیال کے ساتھ میں اپنے دل میں موجزن پاتا ہوں۔

تمہارے ساتھ گزرے ہوئے حسین اور رنگین اور آنے والے لمحات کی یاد میرے دل کا خزانہ ہے، اپنے مکان کے ذرہ ذرہ کی حسین یاد میرے دل کو گدگدا دیتی ہے اور سہ

اکثر شب تنہائی میں کچھ دیر پہلے نیند سے
گزری ہوئی دلچسپیاں بیتے ہوئے دن عیش کے
بنتے ہیں شمع زندگی اور ڈالتے ہیں روشنی
میرے دل صد چاک پر میرے دل ناشاد پر
اکثر ستاتے ہیں مجھے پہروں رلاتے ہیں مجھے

سنگ میں بالکل مجبور ہوں تڑپنے کے سوا کچھ نہیں اس شعر کو پڑھتا رہتا ہوں سہ

گر ہوتے کل نہیں، نہ سہی یاد گل تو ہے
صیاد رکھ لے قفس کو چمن سے دور

طبیعت پر ہو گئی تو میں کیا کروں؟ تم نے کیوں مجھے زہر غم اٹھانے پر مجبور کیا۔

والسلام

تیرے پیارے دوست تمہارا اپنا

خلوص آگیں عزمی

پاکستانی ڈاک

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

سید آصف حسین صاحب کے صاحبزادے طارق کو پچھلے ہفتہ ٹائیفائڈ سے صحت یابی ہو گئی خدا مبارک کرے۔

بیگم محمد عثمان علوی پچھلے ہفتہ قیام سے گر گئی تھیں جس کی وجہ سے ۔۔۔۔۔۔ شدید مجروح ہو گئی تھیں ہسپتال میں داخل تھیں علاج ہو رہا ہے خدا جلد شفا عطا کرے۔ گھر واپس آ گئیں۔

الحاج سید نقی علی صاحب حج بیت اللہ سے واپس تشریف لے آئے اور چند دن کراچی میں قیام کے بعد اپنی والدہ اور اہل و عیال کے ساتھ لاہور واپس چلے گئے۔

سجاد حسن صاحب علوی ڈھاکہ کی ملازمت ۔۔۔ ٹریننگ کے سلسلہ میں جا رہے ہیں، چھ ماہ تک قیام رہے گا۔

جناب اکبر علی علوی ۲۶ کو بذریعہ ہوائی جہاز پلاننگ بورڈ کے سرکاری وفد کے ہمراہ گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ۱۵ دن بعد واپس آئیں گے

مظہر علی علوی صاحب ابھی تک تندرست نہیں ہو سکے ہیں علاج ہو رہا ہے شام کو بخار ہو جاتا ہے۔

اخوان الصفا کی امداد باہمی کمیٹی کا جلسہ ۔۔۔ اعدو ۔۔۔ ابو کی کرتے ۔۔۔ انتہا یہی کا ۔۔۔ ہر ۔۔۔ جو ہوا ۔۔۔

اجراء کی منظوری دی۔

بیگم سید مظفر حسین (قیام النساء بنت خورشید علوی مرحوم) کے یہاں لڑکی پیدا ہونے کی خبر ملی ہے۔ زچہ بچہ دونوں بحمداللہ بخیریت ہیں خدا مبارک کرے۔

بیگم عبدالحی (شمو بنت شفیق احمد صاحب) کے یہاں بھی لڑکا پیدا ہونے کی اطلاع ملی ہے خدا مبارک کرے۔

ماجد حسن علوی بخیریت پاکستان پہنچ گئے ابھی کچھ دنوں قیام کی توقع ہے۔

پاکستان کی ایک معتبر خبر سے معلوم ہوا کہ بیگم حسن رضا صاحب علوی کو اس طرف شدید قلبی دورہ پڑ گیا تھا۔ معالج سے فوراً رجوع کیا گیا۔ اب الحمدللہ طبیعت رو بہ سکون ہے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے رضا صاحب کی بھی طبیعت ناساز ہو گئی تھی۔ اب خدا کا شکر ہے بہتر ہیں۔ بیگم صاحبہ کے لئے معالج اکثر ضروری بتلا رہے ہیں۔ خیال ہے کہ ہسپتال میں داخل کر دیا جائے۔

ہما سلطانہ ہمشیرہ شجاعت علی عباسی کو خونی پیچش کی شکایت ہو گئی ہے۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ ۔۔۔

۔۔۔ عرش میں لکھتے ہوئے ۔۔۔ اللہ ۔۔۔

خطیب احمد علوی نجیب احمد علوی کو (بیسراں خلیق احمد صاحب علوی) پچھلے دنوں بخار آگیا تھا اب بفضلہ تعالیٰ اچھے ہیں۔

میوچول ایڈ سوسائٹی کاکوری اراکین جناب محمد عارف صاحب علوی جناب حسین احمد علوی جناب اخلاق احمد علوی جناب اقبال احمد علوی و محترمہ کشور جہاں صاحبہ (بیگم ڈاکٹر اطہر قدوائی) کا اسکے عطیات برائے سوسائٹی کے لئے شکریہ ادا کرتی ہے۔ محمد عارف علوی کاکوری۔

محمد کاشف علوی نے سنوڑہ میں اپنے احباب کو ایک پر تکلف دعوت دی جس میں دوسرے دلچسپ پروگرام بھی پیش کئے گئے۔

بیگم ثریا عباسی جو کل پاکستان انجمن خواتین کی اوپن سوٹیڈن کے دورہ پر گئی ہیں ان دنوں سویڈن میں خواتین و اطفال کا ایک تربیتی کورس مکمل کر رہی ہیں اس کے بعد اپنے صاحب زادہ کمال عباسی سے ملنے کے لئے لندن بھی جائیں گی۔

سجاد حسن علوی جیالوجسٹ۔ کمشنر انجینئر آف پاکستان کی منظوری پر باوانی ٹیکسٹائل مل کی نئی مشینوں کے ایرکشن کے لئے ڈھاکہ جا رہے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ موصوف کی کمر کے درد کی تکلیف بہت رہتی ہے جس کی وجہ سے کروٹ لینے میں سخت دقت ہوتا ہے۔

مبین احمد صاحب علوی۔ موصوف کو اس عرصہ پھر درد کی شکایت رہی۔

غلام مرتضیٰ صاحب خالدی ایک ہفتہ کی رخصت پر حیدرآباد آئے تھے۔ اپنے مستقر پر واپس ہو گئے۔

بعد کی اطلاع۔ ایک نجی تحریر سے مبین احمد صاحب

علوی کا پورا حال معلوم ہوا ایک ماہ سے کمر کے قریب درد کی تکلیف پیدا ہو گئی ہے پرانی جگہ پر نہیں ہے۔ نشست و برخاست میں تکلیف ہے علاج ہومیو پیتھک ہے۔ ابھی تک کوئی خاص فائدہ نہیں معلوم ہو رہا ہے۔ ارادہ ہے کہ سرکاری اسپتال میں دکھایا جائے اضمحلال اور کمزوری بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

حالاتِ وطن

آخر شادی ہو کر رہی۔ مسماۃ ... احمد خلف اصغر شفیق احمد صاحب علوی کی شادی خانہ آبادی ... اگست ... بجے شب وزیر منزل لکھنؤ میں ماہ صحن بنت محمد نسیم علوی مرحوم کے ساتھ عجیب ہی ڈرامائی انداز میں ہو گئی۔ ماں باپ کی عدم شرکت کے باوجود مولانا مصطفیٰ حسن صاحب علوی نے نکاح پڑھا۔ بعد نکاح ایک مختصر مگر جامع تقریر بھی فرمائی۔ ہم حیران ہیں کہ اس دلچسپ ڈرامہ کی کامیابی کا سہرا کس کے سر باندھیں اور اس پر مسرت شادی کی مبارکباد کس کو دیں۔ بہرحال ہم نوشہ کو ان کی نمایاں کامیابی پر ماں باپ اور جملہ اعزاء خصوصاً ہمدردان خاص کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ڈرامہ کے مکمل پلاٹ کے لئے آئندہ اشاعت کا انتظار کیجئے۔

حضرت شاہ حافظ علی انور قلندر کا سالانہ فاتحہ

امسال محرم الحرام ۲۹ روز چہارشنبہ حافظ شاہ علی انور قلندر کا سالانہ فاتحہ حسب معمول اپنی آب و تاب کے ساتھ ہوا۔ کوئی تعطیل نہ ہونے کی وجہ سے خیال تھا کہ مجمع نہ ہو سکے گا۔ خلاف توقع مجمع بڑھ گیا۔ رات کی محفل تو زیادہ گرم نہ رہی مگر سہ پہر جمعرات کو دن کی محفل بہت کامیاب رہی۔

الحمانہ شاہ مصطفیٰ حیدر صاحب کی علالت

موصوف ایک ماہ سے بستر علالت پر گراں رہے تھے پیٹ میں درد اختلاجی شکایت کا زور ہو گیا ... ڈاکٹری ... کی میری کی شمع ... ہم ... مبارک کرتے۔

کی موجودہ شکایت نے تشویش ضرور پیدا کر دی ہے۔ خداوند تعالیٰ جلد صحت عاجلہ عنایت فرمائے۔

منظور الدین حیدر صاحب کی واپسی

موصوف اعزا سے ملنے وطن آئے تھے چند ہفتہ قیام کے بعد اپنے مستقر پر واپس ہو گئے۔

تصحیح۔ گذشتہ اشاعت میں زین الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ کے یہاں بچے کی پیدائش کی جو خبر شائع ہوئی تھی۔ اس میں بجائے لڑکی کے لڑکا چھپ گیا۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔

علالتیں۔ رؤف رشید موصوف کے بارے میں معلوم ہوا کہ جب سے ڈاکٹر فریدی صاحب کا علاج شروع کیا گیا۔ طبیعت سکون پذیر ہی نہیں بلکہ مرض میں کسی حد تک خفت نظر آ رہی ہے۔ درد کا دورہ نہیں پڑا ہے۔ عوارضات میں بھی کمی ہے۔ خداوند تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اکرام حسین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ بخار میں ضرور کمی ہے نقاہت و کمزوری بدستور ہے جہاں تک اطلاعات کا تعلق ہے حالت زیادہ اطمینان بخش نظر نہیں آتی ہے۔ باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

بیگم محمد عارف علوی کے بارے میں معلوم ہوا کہ موصوفہ پاکستان سے واپسی کے بعد سے صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹر ودھی کے زیر علاج ہیں معالج نے نشست و برخاست کی ممانعت کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔

... خواجہ عزیز احمد مرحوم کے بارے ... ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں ... شدید ... ہو گئی ہے۔ علاج ڈاکٹری ...

راولپنڈی کی خبریں

لائل پور کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ خالدہ بنت سراج احمد صاحب علوی اس عرصہ بہت علیل ہو گئی تھیں۔ ڈاکٹر نے ایکٹو مائی سین کے انجکشن دیئے۔ ایک انجکشن غلط لگ جانے کی وجہ سے ہاتھ میں ورم ہو گیا جس کا دو مرتبہ آپریشن کیا گیا۔ زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوئے ہیں نقاہت بہت ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ خدا جلد شفا دے۔

محمد خالد صدیقی آخر ماہ اگست یا شروع ستمبر میں وطن آنے کا قصد رکھتے ہیں۔

حیدرآباد کی خبریں

منشی نبی الحسن صاحب نجیم کاکوروی کے بارے میں معلوم ہوا کہ ذیابیطس کی تکلیف شدت پکڑ گئی ہے۔ ڈاکٹری علاج ہے۔ کمزور بہت ہیں خدا جلد صحت یاب کرے۔

مولوی رشید الدین صاحب اپنی دو نور چشموں ... طاہرہ ... ... کر واپس ...

مصطفیٰ ... صاحب عباس کی رہائی

ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ عنایت فرمائے۔

بیگم بادشاہ حسین صاحب عرف (شمیم میاں) ساکن وزیر منزل لکھنؤ کی خبر ہے کہ موصوفہ چار جماعت ہوئے شدید طور پر جل گئیں تکلیف شدید رہی اب خدا کا شکر ہے کہ سکون ہے اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب کرے۔

جلیس سلمہا۔ بنت منشی عزیز علی صاحب کے خسرہ نکل آئی تھی دوسرے تیسرے دن بخار رہا۔ اب الحمد للہ اچھی ہے۔

انجم سلمہا۔ صبیہ مولانا مصطفیٰ حیدر صاحب آٹھ نو دن سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹر سراج الدین صاحب معالج ہیں۔ باری تعالیٰ شفا دے۔

شمسی خلف غلام مرتضیٰ صاحب خالدی آج چار پانچ دن سے شدید بخار میں مبتلا ہے ڈاکٹر سراج الدین صاحب کا علاج ہے۔ خدا کرے بخار کا جلد اتر جائے۔

مصباح الدین احمد علوی پسر امین الدین احمد علوی مرحوم مولوی محلہ کے اوپر جانے کی کوشش میں گر پڑے دونوں ہاتھ جل گئیں ہیں تمام آبلے پڑ گئے تھے اور پھوٹ گئے ہیں پیپ پڑ گیا جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ بچے چلنے پھرنے سے مجبور ہے۔ اللہ اپنا رحم کرے۔ شافی مطلق کرم فرمائے آمین۔

قیصر الدین احمد علوی پسر منظور الدین احمد علوی کے چیچک نکل آئی تھی کئی دن سخت تکلیف رہی تھی اب خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گیا ہے۔

ناصر الدین انجم پسر منظور الدین احمد علوی مولوی محلہ کو ملیریا ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا اس کے بعد بخار اتر گیا ہے۔ جوڑ بچہ بہت کمزور ہے۔

احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم کٹی سے شائع کیا